سوال

(623) جس امام کی قراءت کمزور ہو کیا وہ استعفیٰ دے دے ؟ ایک ہی ہفتہ میں بعض سورتوں کے بار بار پڑھنے کا حکم ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1. میں ریاض کے مضافات میں ایک مسجد میں امام ہوں ۔ میری مشکل یہ ہے کہ میں تجوید و قرات میں کمزور ہوں اور پڑھنے میں غلطیاں بہت کرتا ہوں مجھے قرآن مجید کے تین پارے اور بعض سورتوں کی بعض آیات یاد ہیں لیکن میں اس ذمہ داری کے بارے میں بہت ڈرتا ہوں لہذا براہ کرم رہنمائی فرمایئے کیا میں امامت کا سلسلہ جاری رکھوں یا مستعفی ہو جاؤں ؟

2. ہماری مسجد کے بعض لوگ نماز فجر کے باجماعت ادا کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں میں نے انہیں بار بار سمجھایا ہے لیکن بے سود تو کیا میں ان کی محکمہ میں شکایت کر دوں یا نصیحت کرتا رہوں ؟

3. کیا یہ جائز ہے کہ قرآن مجید کی ایک ہی سورۃ کو ہفتہ میں دوبار یا تین یا اس سے بھی زیادہ دفعہ پڑھا جائے ؟ براہ کرم رہنمائی فرمائیں (جزاکم اللہ خیرا)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1. آپ کو جس قدر قرآن مجید یاد ہے اس کے حفظ و تجوید میں خوب محنت کریں اور اگر آپ کی نیت نیک ہوئی اور آپ نے خوب مقدور بھر کوشش کی تو پھر آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر و برکت کی بشارت ہو! کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجعَل لَهُ مِن أَمرِهِ يُسرًا ٤ ... سورة الطلاق

"اور جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے کام میں سہولت پیدا کردے گا"

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ۔

«الماہر بالقرآن مع السفرۃ الکرام البررۃ والذي یقراء القرآن ویتتع فیہ وھو علیہ شاق لہ اجران» (صحیح مسلم)

" قرآن مجید کے ماہر کو معزز اور نیکو کار فرشتوں کا ساتھ نصیب ہو گا اور جو قرآن پڑھتا اور اس میں اٹکتا ہے اور قرآن مجید پڑھنا اس کے لئے بہت مشکل ہے تو اسے دوگناہ ثواب ملے گا ۔ ہم آپ کو یہ مشورہ نہیں دیں گے کہ استعفیٰ دے دو بلکہ یہ مشورہ دیں گے کہ مسلسل محنت اور صبر و کوشش سے کام لو حتیٰ کہ کتاب اللہ کے مکمل حفظ و تجوید میں کامیاب ہو جا

لئے یا قرآن مجید کا جتنا حصہ اللہ تعالیٰ حفظ کرنے کی توفیق عطا فرماتے اتنا حفظ کرلو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے اور آسانی فرمائے۔

2. ہم آپ کو یہ مشورہ دیں گے ان لوگوں کو مسلسل سمجھاتے رہو اور جماعت کے خاص خاص احباب کو ساتھ لے کر ان کے پاس بھی جاؤ اور بتاؤ کہ نماز باجماعت ادا نہ کرنے کے کس قدر نقصانات ہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ نفاق کی نشانی ہے ہو سکتا ہے کہ آپ لوگوں کی بات کو قبول کر کے یہ لوگ راہ راست پر آجائیں صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اثقل الصلاۃ المنافقین صلاۃ العشاء وصلاۃ الفجر ولو یعلمون مافیہما لاتوہما ولو حبوا» (صحیح بخاری)

منافقوں پر سب سے بھاری نماز عشاء اور صبح کی نماز ہے اور اگر انہیں معلوم ہو کہ ان نمازوں مین کس قدر اجروثواب ہے تو وہ ضرور آئیں گے خواہ گھٹنوں کے بل چل کر، اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

«من سمع النداء فلم یات فلا صلاۃ لہ الا من عذر» (سنن ابن ماجہ)

"جو شخص اذان سے اور مسجد میں نماز کے لئے نہ آئے تو اس کی نماز نہیں الا یہ کہ کوئی (معقول شرعی) عذر ہو۔''

ایک نابینا آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی کہ اس کے پاس کوئی معاون نہیں جو اسے مسجد میں لے جاسکے تو کیا اس کے لئے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے؟ تو آپ نے فرمایا:

«ہل تسمع النداء بالصلاۃ؟ قال نعم: قال فاجب» (صحیح مسلم)

کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ اس نے جواب دیا ہاں تو آپ نے فرمایا "پھر اس کی آواز پر لبیک کہو۔"

ایک دوسری حدیث میں الفاظ یہ ہیں کہ:

«لااجد لک رخصۃ» (سنن ابی داؤد)

میں تمہارے لئے کوئی اجازت نہیں پاتا۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کبار صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین میں شمار ہوتے ہیں فرماتے ہیں:

«لقد رایتنا وما یتخلف عنہا الا منافق معلوم النفاق» (سنن ابی داؤد)

"ہم نے دیکھا ہے کہ نماز باجماعت سے صرف وہی شخص پیچھے رہتا تھا جو واضح طور پر منافق ہوتا تھا۔"

ہر مسلمان کے لئے یہ واجب ہے کہ وہ نماز باجماعت کی حفاظت کرے اور باجماعت سے پیچھے رہنے میں احتیاط کرے ائمہ مساجد پر بھی واجب ہے کہ نماز باجماعت سے پیچھے رہنے والوں کو سمجھاتے رہیں انہیں نصیحت کرتے رہیں اور اللہ کے غضب وعقاب ڈراتے رہیں اور اگر وہ وعظ ونصیحت سے بھی باز نہ آئیں تو واجب ہے کہ نماز باجماعت سے پیچھے رہنے والوں کے محکمہ کے اس دفتر پیش کیا جائے جو محلہ کی مسجد میں ہے تاکہ محکمہ ان کے بارے میں قانونی کاروائی کرسکے ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کو نیکی وتقوی کے اختیار کرنے اور اللہ تعالیٰ کے غضب وعقاب سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

3.اس بات کی اجازت ہے کہ ایک سورۃ کو ہفتہ میں یا ایک ہی دن میں بار بار پڑھ لیا جائے اس کے لئے کوئی پابندی نہیں بلکہ یہ بھی جائز ہے کہ ایک ہی نماز میں سورۃ فاتحہ کے بعد دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورۃ کو پڑھ لیا جائے جیساکہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ :

«انہ قرا سورۃ اذا ذلزلت فی الرکعتین الاولیٰ والثانیۃ» (سنن ابی داؤد)

"نبی کریم سے پہلی اور دوسری دونوں رکعتوں میں سورۃ اذا ذلزلت کی تلاوت فرمائی۔ (شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ : جلد1

صفحہ نمبر 503

محدث فتویٰ